مولوی شوکت سیالوی صاحب کے چند مغالطات اور ان کے جوابات

از : مفتی ابوالحامد قادری رضوی

نحمدہ و نصلی نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

ماہنامہ ضیائے حرم فروری ء میں جسٹس کرم شاہ صاحب کے چودھویں سالانہ عرس کی تقریب کی رپورٹ محبوب الرحمٰن نامی شخص نے پیش کی جس میں مولوی شوکت سیالوی صاحب آف خانیوال کی تقریر کے چند اقتباسات بھی درج کیے۔ اس تقریر میں مولوی شوکت سیالوی صاحب نے جسٹس کرم شاہ صاحب کی مدح سرائی وتائید وتوثیق میں دقیقہ فروگزاشت نہ چھوڑی۔ نہ صرف یہ بلکہ! علماء اہلسنت کی طرف سے جو الزامات وشرعی مواخذات جسٹس کرم شاہ صاحب کی شخصیت پر وارد ہوتے ہیں ان کو مختلف مغالطات وشبہات کے ذریعے اٹھانے کی ناکام کوشش بھی کی۔ سیالوی صاحب کی یہ گفتگو کافی حد تک سطحی اور عامیانہ ہے جو قابل التفات نہیں۔ البتہ چند باتیں ایسی ہیں جو عوام کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔

لہٰذا بندہ ناچیز ان شبہات کو خلاصتاً ذکر کر کے بحمدہٖ تعالیٰ دلائل وحقائق کی روشنی میں ان کا ازالہ کریگا۔

شبہ نمبر 1 دیکھیں جی اگر دیگر علماء اہلسنت اپنی کتابوں میں مخالفین کی کتابوں سے اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے ان کی کتب کا حوالہ دیں تو یہ بات ان کی مدح میں بیان ہوتی ہے۔ اگر جسٹس کرم شاہ صاحب دوسروں کی کتابوں کے حوالے دیں تو لوگ

ان پراعتراض کرتے ہیں۔ جو باتیں مسلمات عندالخصم ہیں ان کا حوالہ دے کر

اپنے موقف کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔

ازالہ یہ بات درست ہے کہ الزام الخصم بما ھو قائلہ کے تحت مخالف کے

مسلمات سے حوالہ دے کر اپنے موقف کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسے بطور سند و حجت

اور ان کی مدح و تعریف کے لیے نہیں بلکہ وھابی، دیوبندی و بریلوی اور شیعہ و سنی کے

امتیاز کو باقی رکھتے ہوئے حوالہ دیا جاتا ہے۔

آج تک کسی سنی صحیح العقیدہ عالم دین نے بغیر فرق ظاہر کیے مثبت مسائل میں ترجمہ و تفسیر

کرتے ہوئے بطور سند و حجت کسی بد مذہب وھابی، دیوبندی یا شیعہ کا حوالہ نہیں دیا اور

نہ انہیں وزنی القاب دیئے ہیں۔

جبکہ جسٹس کرم شاہ صاحب نے اکابرین دیوبند کے لیے شیخ الھند اور پاکان امت جیسے

وزنی القابات تفسیر ضیاء القرآن میں لکھے ہیں۔ سیرت کی کتاب ضیاء النبی میں شبلی نعمانی

اور مفتی شفیع خلیفہ تھانوی جیسوں کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ جملے لکھے ہیں۔

مودودی کی گمراہ کن تفسیر تفہیم القرآن کے لطیف نکتے اور مفید عبارتیں بیان کر کے اس کی

اہمیت کو بڑھایا ہے اور ویسے بھی جسٹس کرم شاہ دیوبندیوں کو اپنا مخالف ماننے کے لیے

تیار ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ضیاء القرآن کے ص ۱۱ پر صاف لکھا ہے کہ۔

"اس باہمی اور داخلی انتشار کا سب سے الم ناک پہلو اہلسنت و جماعت کا آپس میں

اختلاف ہے۔ جس نے انہیں دو گروہوں (سنی بریلوی اور دیوبندی وھابی) میں بانٹ

دیا ہے۔ دین کے اصولی مسائل میں دونوں متفق ہیں۔۔۔۔۔ اور دیگر ضروریات

دین میں کلی موافقت ہے۔۔۔ اگر چند امور میں اختلاف رہ بھی جائے تو اس کی نوعیت

ایسی نہیں ہوگی کہ دونوں فریق عصر حاضر کے سارے تقاضوں سے چشم پوشی کیے آستینیں چڑھائے لٹھ لیے ایک دوسرے کی تکفیر میں عمریں برباد کرتے رہیں۔"

ثابت ہوا کہ جسٹس کرم شاہ کا وہابی دیوبندی علماءؒ کا حوالہ دینا انہیں اہلسنت اور بزرگ و معتبر سمجھنے کی بنا پر ہے نہ کہ مخالف سمجھنے کی وجہ سے۔ اگر ایسا نہیں تو مولوی شوکت سیالوی صاحب مذکورہ تصریحات کے ہوتے ہوئے وجہ فرق بیان کریں۔

جسٹس کرم شاہ صاحب تو انہیں اپنا مخالف سمجھتے ہی نہیں ہیں اور سیالوی صاحب ان کو مخالف کہہ رہے ہیں۔ اسے کہتے ہیں

مدعی ست گواہ چست۔

جسٹس کرم شاہ صاحب نے ان حوالہ جات کو ادب واحترام سے ذکر کیا ہے۔ بھیرہ سے چھپنے والی کتاب ضیاء الامت مشاہیر کی نظر میں مرتب محمد خرم شہزاد جس پر اسلم رضوی صاحب ناظم ضیاء الامت فاؤنڈیشن کے حروف تحسین بھی موجود ہیں۔ اس کتاب کے ص ۱۳۰ پر حافظ سعد اللہ لکھتے ہیں

"استدلال کے لیے جہاں ان حوالہ جات کی ضرورت پیش آئی کھلے دل سے اور انتہائی احترام کے انداز میں ان کا حوالہ دے کر اپنے بڑے پن کا ثبوت دیا"۔

سیالوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ بتائیں یہاں بھیرہ میں دارالمصنفین کے فاضلین کی تصانیف فکر رضا اور فکر اہلسنت و جماعت کے علاوہ کس کی ترجمانی کرتی ہیں؟

سیالوی صاحب کے سوال کا جواب حقائق کی روشنی میں یہی دیا جا سکتا ہے کہ خود جسٹس کرم شاہ صاحب اور ان کے مریدین ومتوسلین کے نظریات اور ان کی تصنیفات صلح کلی فکر ہی کی ترجمانی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ 24 مارچ 1988 کو مینار پاکستان کے

سبزازار میں جسٹس کرم شاہ صاحب نے اتحاد امت کا 12 نکاتی فارمولا بیان کیا۔

نکتہ نمبر 6 بیان کیا کہ تمام مکاتب فکر کے علماء وخطبا و واعظین اور مصنفین ایک دوسرے کے مسالک اکابرین اور معاصر علماء کا نام لے کر ان کی تحقیر اور طعن و تشنیع سے کلیۃ اجتناب کریں۔

نکتہ نمبر 7 بیان کیا کہ تمام مکاتب فکر کے علماء، خطبا و واعظین اور مصنفین مثبت انداز سے اپنے موقف اور نقطہ نظر کا پرچار کریں اور دوسرے مسالک پر تحریر اور تقریر، طعن و تشنیع کے طریقے کو ہرگز نہ اپنائیں اور نہ کسی مسلک کا نام لے کر اس کی تذلیل کریں۔

نکتہ نمبر 11 تمام مکاتب فکر کے علماء، اساتذہ، طلباء آپس میں ایک دوسرے کے دینی مراکز اور جامعات کا دورہ کیا کریں تاکہ باہمی ملاقات اور تبادلہ خیال سے ایک دوسرے کو سمجھنے اور آپس میں قریب ہونے کے مواقع میسر آئیں۔ (حضور ضیاء الامت ایک ہمہ جہت شخصیت ص ۶۹، ۷۰، ۷۱)

اب میں سیالوی صاحب سے سوال کرتا ہوں کہ کیا وہ اپنے ممدوح جسٹس کرم شاہ کے ان بیان کردہ نکات پر عمل کرتے ہوئے کم از کم ہفتہ میں ایک دورہ شیعہ کے مدرسہ میں، ایک وہابیہ اور دیابنہ کے مدرسہ میں لگا کر آیا کریں گے؟ اور مناظرہ کے شعبہ سے بھی توبہ کر لیں گے؟ تاکہ عناد وعداوت کی فضا پیدا نہ ہو اور کیا وہابیہ دیابنہ کو گستاخ رسول ثابت کرنے کی بجائے ان کو سچا محب رسول ثابت کریں گے؟

اگر جواب نہ میں ہے تو بتائیں کہ آپ کے ممدوح جسٹس کرم شاہ کے یہ نکات فکر رضا پر مبنی ہیں یا صلح کلیت پر؟

مزید بھیرہ کے فاضل محمد خرم شہزاد نے کتاب "ضیاء الامت مشاہیر کی نظر میں" کے مختلف

صفحات پر دیو بندی، وھابی اور شیعہ علماء کی تعریفوں کے پل باندھے ہیں اور ان کے لیے تعریفی کلمات لکھ کر ان کی خدمات کو سراہا ہے۔ اب بتائیں صلح کلیت اور کس بلا کا نام ہے؟

شبہہ مولوی شوکت سیالوی نے کرم شاہ صاحب کی ستم ظریفی والی عبارت کی تاویل کرتے ہوئے سیدنا نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ایسے لوگ حال کے اعتبار سے جو کلام کریں ان کے مقصد کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ الفاظ میں جہاں تک شریعت کے دامن میں وسعت ہو اس کو فائدہ پہنچایا جائے۔

استیصال شبہہ سیدنا نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ کے واقعہ کو جسٹس کرم شاہ کی عبارت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اور شریعت کے دامن میں وسعت والی بات بھی اپنی جگہ درست ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ستم ظریف کہنے کے حوالے سے کیا شریعت کے دامن میں وسعت ہے کہ کوئی آدمی اللہ کو ستم ظریف کہے اور شریعت اسے اجازت دے اور اس پر گرفت نہ کرے تو جواب نہ میں ہی ملتا ہے۔ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وما انا بظلام للعبید ترجمہ رضوی میں بندوں کے حق میں ستمگر نہیں

اور فرماتا ہے

لا یظلم ربک احدا تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا

اور فرماتا ہے

الله لا یظلم مثقال ذرہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرّے برابر ظلم نہیں فرماتا۔

شرح فقہ اکبر **باب مالا یوصف الله تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم** ص ۱۳۸ پر ہے **لا یوصف الله تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لا یدخل**

تحت القدرة و عند المعتزلة انه یقدر و لا یفعل

باری تعالیٰ کوظلم پر قادر نہیں کیا جائے گا کہ محال زیر قدرت نہیں اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے اور کرتا نہیں۔

تفسیر بیضاوی میں ہے۔

الظم یستحیل صدوره عنه تعالیٰ   اللہ تعالیٰ سے ظلم صادر ہونا محال ہے

(انوار التنزیل ص ٦٩)

ان تصریحات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کو ستم ظریف کہنے کی کسی فرد کو کسی صورت میں اجازت نہیں لہذا تفسیر کرتے ہوئے جسٹس کرم شاہ کے ہاتھ سے اردو ادب کا دامن تو نہ چھوٹا ہو گا مگر اللہ کریم کو ستم ظریف کہہ کر ایمان کا دامن ہاتھ سے ضرور چھوٹ گیا۔

مولوی شوکت سیالوی صاحب نے اپنی تقریر میں اردو لغت کو دیکھنے کی دعوت بھی دی ہے کہ اردو لغت ملاحظہ فرمائیں۔ فیروز اللغات ہی کو دیکھ لیجیے اس میں ستم ظریف کا معنی کیا کیا گیا ہے؟

لیجیے ہم جناب شوکت سیالوی صاحب کی دعوت پر فیروز اللغات جو کہ اردو کی معروف لغت ہے کو پھر سے دیکھ لیتے ہیں وہاں ستم ظریف کے کیا معانی لکھے ہیں؟ ملاحظہ فرمائیں۔

ستم ظریف : ہنسی ہنسی میں ستانے والا، ہنس ہنس کر ظلم توڑنے والا، ایسا ظریف جس کی باتوں یا حرکتوں میں شرارت بھی شامل ہو،

ظلم میں ہنسی کا پہلو رکھنے والا۔

ستم ظریفی : مذاق مذاق میں ظلم کرنا، ظلم میں مذاق کا پہلو رکھنا

(فیروز اللغات ص ۷۷۹ پبلیشرز: فیروز اینڈ سنز لاہور، کراچی)

اب شوکت سیالوی صاحب ہی بتائیں ان معانی میں سے کون سا معنی ہے جو معنی مراد لے کر جسٹس کرم شاہ نے ستم ظریفی کی نسبت اللہ تعالیٰ سبوح وقدوس کی طرف کی ہے۔

فیروز اللغات کے علاوہ فرہنگ آصفیہ، فرہنگ عامرہ، نسیم اللغات، علمی اردو لغات میں بھی ستم ظریفی کے معانی اس کے قریب قریب کیے گئے ہیں۔ لہذا ستم ظریفی کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے کی نہ شریعت اجازت دیتی ہے اور نہ لغت میں اجازت دی گئی ہے۔

سیالوی صاحب کی خدمت میں چھوٹی سی عرض ہے کہ لفظ ستم ظریفی کے معنی کے تعین کے لیے لغت چھوڑ کر ہم جسٹس کرم شاہ سے کیوں نہ پوچھ لیں کہ وہ ستم ظریفی کے لفظ کو کن مواقع پر استعمال کرتے ہیں اور اس کا معنی کیا کرتے ہیں تاکہ معنی کی تعین میں آسانی ہو۔ لیجیے ملاحظہ فرمائیں۔

جسٹس کرم شاہ حلالہ کی دعوت دینے والے علماء کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ان علماء ذیشان کے بتائے ہوئے حل کو اگر کوئی بدنصیب قبول کر لیتا ہوگا تو اسلام اپنے کرم فرماؤں کی ستم ظریفی پر چیخ اٹھتا ہوگا اور دین سبز گنبد کے مکین کی دھائی دیتا ہوگا۔"

(جمالِ کرم جلد اول ص ۶۴۳)

جسٹس کرم شاہ صاحب خود ستم ظریفی کو ظلم کے معنی میں استعمال کرتے ہیں تو اب لغت کا سہارا لینے کا کیا مطلب۔ جب متکلم نے اپنے کلام میں معنی خود متعین کر دیا تو دوسرے آدمی کی تاویل فاسد کیا کام دے گی؟

سیالوی صاحب کا تعجب والا مغالطہ بھی مردود ہے۔اس لیے کہ تعجب والی بات پر حیران ہوا جاتا ہے۔چیخا نہیں جاتا۔چیخا تو ظلم پر جاتا ہے۔

ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں جو اس معنی کو متعین کرتا ہے۔

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور ڈاکٹر عبدالقدیر خان نمبر کے ٹائٹل پیج پر یہ شعر لکھا ہے۔

گزر تو گئی ہے تیری اے قدیر
مگر ستم ظریف بے درد کوفیوں میں گزری۔

مذکورہ شعر میں لفظ ستم ظریف کا استعمال ظلم والے معنی کو متعین کرتا ہے۔

اب شوکت سیالوی صاحب ہی بتائیں کہ وہ کون سے اہل لغت ہیں؟

جنہوں نے ستم ظریفی کے وہ معانی بیان کیے ہیں جن کا استعمال اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے جائز ہے۔

شبہہ کہتے ہیں دیکھیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا قول حکایت فرمایا **ان ھی الافتنتک** یہ اور کچھ ہے ہی نہیں یہ تیری طرف سے بڑا فتنہ ہے۔ فتنہ تو قرآن پاک میں قابل گرفت مواد کے لیے بھی استعمال ہوا ہے جیسے **الفتنۃ اشد من القتل** تو کیا فتنہ کا یہی مذموم معنی مراد لے کر موسیٰ علیہ السلام پر بھی فتوی جاری کر دیں گے؟ نہیں بلکہ سیاق وسباق کو دیکھیں گے اور اس خاص مقام کو ملاحظہ کریں گے یہاں فتنہ وہی حیرانی میں ڈالنے والی بات اور آزمائش کے معنی میں ہے۔

ازالہ واہ جی مفتی صاحب واہ اب جسٹس کرم شاہ کے اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کردہ لفظ ستم ظریفی کو صحیح ثابت کرنے کے لیے قرآن کی آیت کا سہارا لے رہے ہیں۔کم از کم مفتی کے منصب کا لحاظ کرتے ہوئے اتنا تو خیال کریں کہ

اپنے کلام کو خالق کے کلام پر قیاس کرنا باطل ہے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن محمد المشہور ابن الحاج مکی علیہ رحمۃ المتوفی ۷۳۷ھ المدخل میں فرماتے ہیں

قد قال علمائنا رحمة الله عليهم ان من قال عن نبی من الانبیآء علیهم الصلوة والسلام فی غیر التلاوة والحدیث انه عصی او خالف فقد کفر نعوذ بالله من ذالک

ہمارے علماء رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہر وہ شخص جو تلاوت قرآن وحدیث رسول پڑھنے کے علاوہ کہے کہ فلاں نبی نے نافرمانی کی یا شریعت کی مخالفت کی وہ کافر ہو جائے گا۔

(المدخل لابن الحاج فصل فی مولد النبی مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت ۱۵/۲)

دیکھیے جب لفظ عصٰی آیت مبارکہ **عصٰی آدم ربه فغوٰی** میں آیا ہے لیکن تلاوت قرآن وحدیث کے علاوہ اس کو آدم علیہ السلام کے لیے استعمال کرنے کو علماء نے کفر لکھا۔ بتائیں جو لفظ تمام لغات میں اچھے معنی میں ہے ہی نہیں وہ اللہ تعالٰی کے لیے بولنا کیونکر جائز ہوگا؟ لغت کی کس کتاب میں کونسا معنی ہے جس کو مراد لے کر ستم ظریفی کا کلمہ اللہ تعالٰی کے لیے بولنا جائز ہے؟ اگر لغت میں ستم ظریفی کا کوئی ایسا معنی ہوتا تو سیالوی صاحب ضرور بیان کرتے لیکن بیان کیسے کرتے ایسا معنی ہے ہی نہیں۔

ثانیاً لفظ فتنہ قرآن کریم میں متعدد جگہ پر ذکر ہوا ہے مثلاً

۱۔ **والفتنة اشد من القتل** البقرہ ۱۹۱

۲۔ **حتی لاتکون فتنة ویکون الدین لله** البقرہ ۱۹۳

۳۔ وما جعلنا الرویا التی اریناک الافتنة اللناس اسرا ۶۰

۴۔ انا جعلنا ھا فتنة للظالمین ۶۳ الصفات

۵۔ ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفرو الممتحنة ۵

۶۔ وما جعلنا عدتھم الافتنة للذین کفروا مدثر ۳۱

اب دیکھیے قرآن کریم میں ہی فتنہ کا کلمہ کبھی آزمائش امتحان اور حیرانی کے معانی میں استعمال ہوا ہے اور کبھی گمراہی اور فساد کے معنی میں

جب قرآن مجید میں ہی کلمہ فتنہ آزمائش اور امتحان اور حیرانی کے معنی میں استعمال ہے تو ان ھی الا الفتنتک میں فتنة کا معنی گمراہی یا فساد لینے کی ہرگز اجازت نہیں۔

اسی طرح دیکھیے لفظ مکر عربی زبان کا لفظ ہے۔

اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔

کفار معاذ اللہ قرآن عظیم پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں خدا کو عیاذ اًباللہ (خاک بدھن ملعونان) "مکار" بتایا ہے۔ قال تعالیٰ "ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین" (آل عمران ۵۴) ان کافروں نے یہ نہ جانا کہ لفظ کے معنی اختلاف زبان ومحاورہ سے مختلف ہو جاتے ہیں۔ مکر بمعنی فریب ودغا وایصال ضرر خفیہ بنا مستحق مذموم ہے اور اردو میں اسی معنی پر شائع اور بمعنی تدبیر خفیہ اضرار مستحق سزا ہرگز مذموم نہیں اور عرب اسی معنی پر اس سے تمدح کرتے ہیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار سے فرمایا کہ "اگر تم مکر چاہو تو واللہ کہ ہم جڑ ہیں مکر کی۔ پھر صدور فعل اور شے ہے اور اطلاق مشتق کہ مفید معنی عادت ہو چیزے دیگر۔

انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں ص ۱۷ ۔۱۸ مطبوعہ ادارہ تحفظ عقائد اہل سنت لاہور
اب دیکھیں لفظ مکار اردو زبان میں فریب ودغا کے معنی میں مستعمل ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو
معاذ اللہ مکار کہنا گستاخی اور بے ادبی ہوگا۔ اگرچہ محاورات عرب میں مکر بمعنی خفیہ تدبیر
سے لوگ تمدح کرتے ہیں۔ توان ھی الا فتنتک محاورات عرب کے مطابق ہے۔
اردو میں اللہ تعالیٰ کو فتنہ باز کہنا گستاخی اور بے ادبی ہے۔ جبکہ ستم ظریف کا لفظ اردو میں
کسی بھی اچھے معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ ہنسی ہنسی میں مذاق کرنا کے معنی میں
استعمال ہوتا ہے۔ لہذا اردو زبان میں اللہ تعالیٰ کو ستم ظریف کہنا گستاخی اور بے ادبی
ہے۔

شبہ ایک ہی لفظ جب صرفی بولتے ہیں تو ایک معنی مراد لیتے ہیں اور جب نحوی
بولتے ہیں تو دوسرا معنی مراد لیتے ہیں۔ پیر صاحب چونکہ مجمع البحرین تھے۔ محقق عالم بھی
تھے اور صاحب حال صوفی بھی تھی۔ ان کا دل بڑا صاف تھا۔ وہ ہر چیز کے مثبت پہلو کو ہی
دیکھتے تھے۔ چونکہ تحذیر الناس میں نبی کریم ﷺ کی نعتیں اور عظمتیں بیان کی گئی ہیں
لہذا پیر صاحب نے اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے مثبت رائے کا اظہار فرمایا۔ جب
آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی گئی کہ اس کتاب میں مسئلہ ختم نبوت پر بھی منفی
طریقے سے کلام کیا گیا ہے تو آپ نے تحذیر الناس کا دوبارہ مطالعہ کیا اور کتابچہ
"تحذیر الناس میری نظر میں" تصنیف کیا چوں کہ پیر صاحب پر علی وجہ البصیرت نانوتوی
کا کفر ظاہر نہ ہوا لہذا آپ نے نانوتوی کو کافر نہ کہا پیر صاحب کسی کام کی بنیاد سنی سنائی
باتوں پر نہیں رکھتے تھے۔ ملخصاً۔

ازالہ قارئین کرام جواب پڑھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جسٹس کرم

شاہ کی تاریخ پیدائش یکم جولائی ۱۹۱۸ء ہے۔ ۱۹۴۲ء کو صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ کے پاس مراد آباد تقریبا ۲۴ سال کی عمر میں گئے۔

۱۹۶۴ء کو تحذیر الناس کے بارے میں اپنے تاثرات تحریر کیے۔ جبکہ اس وقت جسٹس کرم شاہ صاحب کی عمر ۴۶ سال کے قریب تھی۔

اب سوچیں کہ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید سید نا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ جیسی شخصیت وہ کہ دیوبندیوں کی کفریہ عبارات کا رد کرنا جن کا مشغلہ ہے۔ جیسا کہ ان کی کتب التحقیقات لدفع التلبیسات اور اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان سے صاف ظاہر ہے۔ ان جیسی بزرگ ہستی سے دورہ حدیث کرنے والے طالب علم کو دیوبندی اکابرین کی کفریہ عبارات کا ہی علم نہ ہو اور شاگرد بھی وہ جو خاص صحبت یافتہ طالب علموں میں سے ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

یقیناً جسٹس کرم شاہ کو اکابرین دیوبند کی کفریہ عبارات اور ان کے قائلین کا علم تھا اور تحذیر الناس کے بارے میں بھی معلوم تھا کہ یہ وہ کتاب ہے جس کے کفر پر علماء حرمین طیبین اور ہندوستان کے تقریباً پونے تین سو علماء کا فتوی ہے۔ لہذا یہ کہنا سرے سے ہی غلط ہے کہ جسٹس کرم شاہ کو تحذیر الناس کی حمایت کرتے وقت اس کے کفریات کا علم نہ تھا۔

پھر یہ کہ جسٹس کرم شاہ نے اس خط کے شروع میں لکھا ہے کہ "میں نے اس کتاب کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔"

تو کیا جب جسٹس کرم شاہ نے نانوتوی کی تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا تھا اس وقت عبارات کفریہ جن سے حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا انکار ثابت ہے وہ

نظروں سے اوجل ہو گئیں تھیں اگر نہیں تو کیا یہ عبارات:

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" "بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا ختم ہونا بدستور رہتا ہے"۔ "بلکہ اگر بالفرض فی بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

اب آپ ہی بتائیں کہ ان عبارات میں نبی کریم ﷺ کی عظمتیں اور رفعتیں بیان کی گئی ہیں یا کہ ان عبارات میں نبی پاک ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا انکار ہے۔

اور سیالوی صاحب کا یہ کہنا کہ یہ ایسی ہستیاں ہوتی ہیں جب تک علی وجہ البصیرت کوئی معاملہ ان پر ظاہر نہ ہو جائے یہ کسی کام کی بنیاد سنی سنائی باتوں پر نہیں رکھتے۔

اس کے جواب میں ہم سیالوی صاحب سے الزاماً یہی سوال کریں گے کہ اگر آج جسٹس کرم شاہ کا کوئی شاگرد یا مرید کہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر علی وجہ البصیرت مجھ پر ظاہر نہیں ہو سکا لہذا علماء اہلسنت کا مرزا کے کفر پر فتوی برحق ہے لیکن میں تکفیر نہیں کرتا۔ تو سیالوی صاحب اس مرید کے بارے میں کیا فتوی دیں گے۔ یقیناً یہی کہیں گے کہ مرزا کا کفر مجمع علیہ ہے اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے ایسے ہی دیوبندیوں کے اقانیم اربعہ کا کفر بھی مجمع علیہ ہے عبارات کفریہ پر اطلاع کے باوجود جو کافر نہ سمجھے خود کافر ہے۔

شبہہ سیالوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ "جیسے ہی ان چیزوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول ہوئی تو آپ نے تحذیر الناس کا دوبارہ مطالعہ کیا اور کتابچہ "تحذیر الناس میری

نظر میں" تصنیف فرمایا۔۔۔۔۔اس کتابچہ میں یہاں تک تحریر فرمادیا کہ اس کتاب کے اندر ایسی عبارتیں موجود ہیں جو واضح طور پر ایک مسلمان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتی ہیں اور اسے مسخ کر دیتی ہیں۔ چونکہ اس کتاب کے آخر میں مصنف نے ایک عبارت دی ہے جو اس کو مفاد پہنچا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ختم نبوت مرتبی کا وہ قائل تو بن ہی رہا ہے۔ ختم نبوت زمانی کے انکار کو بھی چونکہ وہ خود کفر کہہ رہا ہے اس لیے میں رک گیا اور احتیاط کا پہلو تھام لیا۔ یوں آپ نے اس کے خلاف کفر کا فتوی نہیں دیا۔

ازالہ جسٹس کرم شاہ کے حمایتوں میں سے پہلے تو وہ لوگ تھے جو کرم شاہ کے تحذیر الناس کی حمایت والے عمل سے رجوع کا دعوی کرتے تھے۔ لیکن شوکت سیالوی نے ڈنکے کی چوٹ پر یہ بات کھل کر کہہ دی ہے کہ کرم شاہ نے نانوتوی کی تکفیر نہیں کی اور نہ رجوع کیا اور وہ اپنے اس عمل میں حق بجانب تھے۔ میں شوکت سیالوی صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ اگر چند مقامات کی عبارات کفریہ، ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والی ہوں تو کیا ایک اسلامی عبارت قائل کو کفر سے بچا سکے گی۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو مرزا قادیانی کس ضابطے سے کافر و مرتد قرار پاتا ہے کیونکہ ختم نبوت کے اقرار پر اس کی کتب میں بیسیوں عبارات موجود ہیں۔ پتہ چلا جب تک وہ اپنی ان عبارات سے رجوع اور توبہ نہیں کر لیتا جن سے ختم نبوت کا انکار ثابت ہوتا ہے۔ اقراری عبارات اسے مفید نہیں۔ پھر یہ بھی کہ جسٹس کرم شاہ نے تو "تحذیر الناس میری نظر میں" کتاب میں نانوتوی کی عبارات کو کفر تسلیم ہی نہیں کیا۔ بلکہ وہ لکھتے ہیں۔

اگر اور بالفرض جیسے الفاظ سے صرف وہ لوگ جن کے پیش نظر تلاش حق اور بیان حق ہے وہ تو مولنا کے مقصد کلام کو سمجھنے کے لیے ان قواعد کو پیش نظر رکھیں گے کہ یہاں قضیہ فرضیہ

ہے اور قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے اور قضیہ واقعیہ اور ہوتا ہے۔

تحذیر الناس میری نظر میں ص ۵۱

مذکورہ بالا عبارت کا صاف مطلب یہی نکلتا ہے کہ جسٹس کرم شاہ کے نزدیک علماء حرمین طیبین اور ہندوستان کے تقریباً پونے تین سو علماء بشمول اعلحضرت علیہ الرحمۃ جنہوں نے تحذیر الناس کی بالفرض والی عبارت کو ختم نبوت کے منافی اور کفر قرار دیا معاذ اللہ ان کے پیش نظر تلاش حق اور بیان حق نہ تھا اور انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ قضیہ فرضیہ اور ہوتا ہے اور قضیہ واقعیہ اور ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بات اھل علم سے مخفی نہیں کہ تجویز محال اور تعلیق بالمحال کے طور پر قضیہ فرضیہ لایا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔

جیسے لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا ۔ اگر زمین وآسمان میں اللہ کے مضایر کوئی الہ ہوتا تو زمین وآسمان میں فساد واقع ہو جاتا۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ تعلیق بالمحال سے نتیجہ بطلان وفساد آتا ہے۔ صحت ودرستگی نہیں جبکہ نانوتوی صاحب لکھتے ہیں

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

حالانکہ اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو حضور ﷺ کی ختم نبوت میں فرق آتا ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال ہے۔

مزید لکھتے ہیں۔

اگر چہ تحذیر الناس میں متعدد ایسی عبارات ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں اپنے

قاری کو تذبذب میں مبتلا کر دیتی ہیں اور جن سے منکرین ختم نبوت نے بجا یا بے جا فائدہ اٹھایا ہے اور بہت سے لوگوں کو نعمت ایمان سے محروم کر دیا ہے لیکن مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولنا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلا شبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولنا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے۔ اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس بات کو صراحت سے ذکر کیا ہے کہ جو حضور ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ تحذیر الناس میری نظر میں ص ۵۸

جسٹس کرم شاہ صاحب نے مذکورہ بالا عبارت کو نانوتوی کی عدم تکفیر کا سبب قرار دیا۔ اگر یہی بات نانوتوی کے کفر کا اٹھا دیتی ہے کہ اس نے دوسرے مقامات پر صراحت کے ساتھ ختم نبوت زمانی کا اقرار کیا ہے اور منکر کو کافر کہا ہے تو یہ بات تو مرزا کی کئی کتابوں میں موجود ہے کہ اس نے وضاحت سے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔

"حضور اقدس ﷺ خاتم النبین ہیں یعنی آخری نبی ہیں جو حضور ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے"۔

حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

روحانی خزائن ۱۴/۳۹۲-۳۹۳ ۳/۴۱۴ ۵/۳۷۷ ۷/۲۴۴-۲۴۳

مرزا قادیانی کی ان اقراری عبارات کے حوالے سے دیو بندی مولوی مرتضی حسن در بھنگی لکھتا ہے۔

"جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے

صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو اُن کا کچھ اعتبار نہیں" (اشد العذاب ص ۱۵)
لہذا جن عبارات سے ختم نبوت زمانی کا انکار ثابت ہے جب تک ان سے توبہ نہیں کرتا
مرزا مرتد و کافر ہی رہے گا اگر چہ ہزار بار اقرار کرے۔
تو نانوتوی کی کسی کتاب میں بھی صراحت کے ساتھ ختم نبوت زمانی کا اقرار اس وقت تک
اسے فائدہ نہیں دے گا جب تک تحذیر الناس کی ان کفریہ عبارات سے توبہ نہیں کرتا۔
جن میں ختم نبوت زمانی کا انکار ہے۔

شبہ شوکت سیالوی صاحب نے ایک اور مغالطہ دینے کی کوشش کی اور کہا کہ مفتی
محمد سعید بابصیل نے تقدیس الوکیل پر تقریظ لکھی۔ لیکن کفر کا فتوی نہیں دیا۔ تقریظ میں
آپ نے لکھا کہ میں نے یہ ساری کتابیں دیکھی ہیں۔ براھین قاطعہ جو خلیل احمد
انیٹھوی اور رشید احمد گنگوہی نے باہم مل کر لکھی ہے اور جس نے صاحب براھین پر
اعتراضات کئے ہیں ان کے کلام میں بھی نظر کی ہے پس چونکہ وہ اعتراضات کتب اہل
سنت و جماعت سے منقول و محفوظ ہیں تو بے شک و شبہ حق و صفا معترض کے ساتھ ہے
علامہ دستگیر قصوری برحق ہیں لیکن صاحب براھین اور اس کے مویدین ہر چند وہ یقینی کافر
نہیں مگر شیطانوں اور اہل ذیغ زندیقوں میں سے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کو
اس کتاب کی تائید کرنے والوں کو زندیق اور شیطان کا گروہ مانتا ہوں لیکن یقینی کافر نہیں
کہتا میں یقین کے اس درجے پر نہیں پہنچ پایا کہ ان پر کفر کا فتوی لگا دوں اب آپ پر
بات ذہن میں رکھ کر اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی الدولۃ المکیہ کے صفحہ ۸۶ پر
متن کے اندر دیکھیں جس میں اعلحضرت اسی تقریظ کا حوالہ دے رہے ہیں۔ فرماتے
ہیں۔

قال سیدنا شیخ علماء الحرم مفتی شافعیہ مولنا الاجل محمد سعید بالبصیل مانصہ اما صاحب براھین والمویدین فھم الشبہ بالشیطن واھل الذیغ والذندقہ ان لم یکونو کفاراً بالیقین

کہ ہمارے سردار حرم کے علماء کے شیخ مفتی شافعیہ مولانا الاجل یعنی محمد سعید ان کے الفاظ یہ ہیں کہ صاحب براہین خلیل احمد انبیٹھوی، رشید احمد گنگوہی اور اس کے مویدین جو اس کی تائید کرنے والے ہیں وہ شیطن اور اہل ذیغ اور زندقہ کے مشابہ ہیں تاہم وہ یعنی کافر نہیں ہیں یعنی میں یقین کے اس درجے تک نہیں پہنچا کہ انہیں کافر کہہ دوں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے یہ تقریظ لکھی گئی۔ اعلیٰ حضرت علامہ محمد سعید جیسی ہستی کو تو بھولے ہوئے نہیں تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو اپنے فتویٰ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کا اطلاق علامہ محمد سعید شافعی علیہ الرحمۃ پر کیوں نہیں کر رہے؟

بلکہ آپ نے تو فتویٰ کفر کے بجائے علامہ محمد سعید کی تکریم میں ان کے لیے سیدنا و مولنا الاجل کے کلمات لکھے اور ان کی عبارت کو اپنی تائید میں لائے۔ وقت وصال تک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علامہ سعید بابصیل کی عزت و تکریم کرتے رہے۔

اس سے پتہ چلا کہ جسٹس کرم شاہ بھی نانوتوی کی تکفیر نہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔

ازالہ شبہہ جواباً عرض ہے۔ اسے کہتے ہیں نمازیں معاف کروانے گئے تھے روزے گلے پڑ گئے۔ چلئے کرم شاہ کی حمایت کرتے ہوئے تحذیر الناس کی عبارت کے کفر ہونے کا انکار کر دیا۔ اب براہین قاطعہ کے کفر ہونے کا انکار جواباً عرض ہے کہ مفتی شافعیہ محمد سعید بابصیل کی مذکورہ عبارت سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ براہین قاطعہ کی عبارت کفر نہیں

بلکہ وہ تو فرمارہے ہیں کہ یہ زندیقوں سے ہیں اور شیطن کے کمال مشابہ ہیں اور گمراہ بے دین ہیں۔

ثانیا مفتی مکہ کی تقدیس الوکیل پر یہ تقریظ تقریباً ۱۳۰۷ھ کے وقت کی ہے جس وقت ابھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے بھی خلیل احمد انبیٹھوی پر کفر کا فتوی نہ دیا تھا۔ ہاں جب ۱۳۲۴ھ کو اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ذریعے اصل کتابیں بچشم خود دیکھیں اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا التزام کفر بھی ظاہر و باہر ہو گیا۔ تو ۱۳۲۴ھ کو اس کے کافر و مرتد ہونے کا قطعی حکم لگایا۔ ۱۳۲۴ھ میں علماء دیوبند بشمول مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی کفریہ عبارات پر علماء حرمین طیبین نے جو فتاوی کفر دیئے ان کے مجموعہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمبین میں سب سے پہلا فتوی مفتی شافعیہ محمد سعید بابصیل کا ہے جس میں واضح طور پر دیوبندیوں کا کافر ہونا بتایا ہے۔

سیالوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ اعلحضرت اپنے فتوی من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کا اطلاق علامہ سعید بابصیل پر کیوں نہیں کر رہے؟ سیالوی صاحب کو یہ علم ہی نہیں کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کا فتوی علماء حرمین طیبین کا ہے۔ جو کہ حسام الحرمین میں موجود ہے۔

ثالثاً اعلحضرت امام اہلسنت الشاہ مولنا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"یونہی قادیانی دجال کی کتابیں جب تک آپ نہ دیکھیں اس کی تکفیر پر جزم نہ کیا جب تک صرف مہدی و مثیل بننے کی خبر سنی تھی جس نے دریافت کیا اتنا ہی کہا کہ کوئی مجنون معلوم ہوتا ہے پھر جب امرتسر سے ایک فتوی اس کی تکفیر کا آیا جس میں اس کی کفریہ

عبارتیں بحوالہ صفحات منقول تھیں اس پر بھی اتنا لکھا کہ اگر یہ اقوال مرزائی تحریروں میں اس طرح ہیں تو وہ یقیناً کافر

رسالہ السوء والعقاب علی مسیح الکذاب ص ۱۸

ہاں جب اس کی کتابیں بچشم خود دیکھیں اس کے کافر ہونے کا قطعی حکم دیا۔ فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۵۶

ایسے ہی جب علما دیو بند کا التزام کفر واضح ہو گیا تو عرب وعجم کے علماء نے بالاجماع فتو دیا کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر ان مجمع علیہ فتاوی تکفیر کے بعد جو شخص دیو بندی ملاؤں کی کفریہ عبارات پر اطلاع کے بعد بھی انہیں کافر نہ جانے تو وہ خود کافر ہو گا۔

شوکت سیالوی صاحب نے کہا کہ ۱۳۰۷ھ میں لکھی جانے والی تقریظ میں مفتی محمد سعید بابصیل نے حتمی جزمی تکفیر نہیں کی۔ حالانکہ خود اعلحضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے بھی ابھی انبیٹھوی کی تکفیر نہیں کی تھی۔

پھر بعد میں مفتی محمد سعید نے تکفیر کی اور اعلیٰ حضرت نے بھی انبیٹھوی کی تکفیر کی۔

خود اعلحضرت علیہ الرحمۃ اپنی کتاب تمہید ایمان میں فرماتے ہیں

(جو کہ ۱۳۳۱ میں طبع ہوئی)

اسمٰعیل دھلوی کو بھی جانے دیجیے۔ یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتوی دیا ہے جب تک ان کی صریح دشناموں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھبتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحان السبوح ۱۳۰۹ھ میں بالآخر طبع اول پر یہی لکھا کہ حاش اللہ حاش للہ ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی

مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضالت میں شک نہیں۔ تمہید الایمان فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۵۴

مزید فرماتے ہیں

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی جب سے المعتمد المستند چھپی ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ ورسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط اُن مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا۔ جب تک یقینی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا۔ جس میں اصلاً اصلاً ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلاً کوئی ضعیف سے ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے

یہ بندہ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی ان دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھہتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ جلد ۳۰ ص ۳۵۵

اب اس پوری وضاحت کے بعد شوکت سیالوی صاحب خود ہی بتائیں المعتمد المستند اور

حسام الحرمین یعنی علماء حرمین طیبین بشمول مفتی محمد سعید اور علماء ہندوستان کے مجمع علیہ فتاوی تکفیر کے بعد تقدیس الوکیل کی تقریظ اور سبحان السبوح والے موقف کو پیش کرنا سوائے مغالطے کے اور کیا ہوسکتا ہے؟

شبہہ علامہ فضل حق خیر آبادی نے شاہ اسماعیل دھلوی کے خلاف کفر کا فتوئی دے دیا لیکن مولانا احمد رضا فاضل بریلوی نے کفر کا فتوی نہیں دیا اور آج تک اعلحضرت سے تعلق رکھنے والے کوئی بریلوی عالم فتوی نہیں دیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ عبارتیں کافرانہ ہیں اس مسئلہ میں ہی صدرالافاضل کو اہل سنت نے اعلیٰ حضرت کا ترجمان مقرر کیا تھا۔ صدر الافاضل نے اطیب البیان کے آخر میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی وہ ساری ترجمانی کی ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اسماعیل دھلوی پر کفر کا فتوی نہیں دیا حالانکہ علامہ فضل حق خیر آبادی ان سے پہلے فتوئی دے چکے تھے تو علامہ فضل حق نے چونکہ کفر کا فتوئی دے دیا اور اعلحضرت خود تو فتوی کفر جاری نہیں کرتے تو کیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ علامہ فضل حق خیر آبادی کی نظر میں کافر ہوگئے۔؟ نہیں ہر ایک جب اپنا فریضہ شرعی سمجھ لیتا ہے اور اعلیٰ وجہ البصیرت یقین کامل کیحد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس شخص سے کفر صادر ہونے کے بعد لزوم کے بعد التزام بھی لازم آ گیا ہے۔ پھر وہ کفر کا فتوئی جاری کرتے ہوئے اپنی شرعی ذمہ داری پوری کرتا ہے کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر کی سرحد کب شروع ہوتی ہے؟ کیا تحریر پڑھتے ہی، سنتے ہی اگر اسے شک ہو جائے گا تو وہ کافر ہوجائے گا؟ نہیں بلکہ پوری عبارت علم میں آئے گی۔ سیاق وسباق علم میں آئے گا۔ پوری تحقیق کرے گا، جب یقین کامل کو بھی پہنچ جائے گا۔ تب جا کر یہ

نوبت آئے گی۔کیا خیال ہے علامہ محمد سعید مفتی شافعیہ شیخ علماء حرم کے بارے میں اعلیحضرت کے سامنے وفات تک ایسے اسباب رہے۔لیکن آپ نے کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔شاہ اسماعیل کے خلاف اعلیحضرت کو یہ رعایت مل جاتی ہے اور شرعی رعایت کا یقین تک نہ پہنچنے کا یہ دروازہ صرف پیر محمد کرم شاہ الازھری پر ہی کیوں بند ہوا ہے؟

استیصال شبہہ صلح کلیوں اور مولوی شوکت سیالوی کا یہ مخالطہ بھی عامۃ الورود ہے۔ قاسم نانوتوی کے کفر کو اسماعیل دھلوی کے کفر پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیوں کہ دونوں کے کفر میں لزوم والتزام کا فرق ہے۔لزوم کفر پر تکفیر اختلافی ہے اور التزام کفر پر تکفیر اتفاقی ہے۔اب اتفاقی تکفیر کو اختلافی پر قیاس کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

قارئین اوراق کی تفہیم اور شوکت سیالوی صاحب کو دعوت فکر دینے کے لیے لزوم والتزام کی مختصر سی بحث پیش خدمت ہے۔تاکہ فہم جواب میں آسانی ہو۔

لزوم والتزام کے حوالے سے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔التزامی یہ کہ ضروریات دین میں سے کسی شے کا تصریحاً کفر ہے۔اگرچہ نام کفر سے چڑے اور اسلام کا دعویٰ کرے کفر التزامی کے لیے یہی معنٰی نہیں کہ صاف صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض سمجھتے نہیں۔یہ اقرار تو بہت طوائف کفار میں بھی نہ پایا جائے گا۔ہم نے دیکھا ہے بہتیرے ہندو کافر کہنے سے چڑتے ہیں بلکہ اس کے یہ معنٰی کہ جو انکار انہیں سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہٖ کفر ومخالف ضروریات دین ہو جیسے طائفہ تالفہ نیچریہ کا وجود ملک وجن وشیطٰن و آسمان ونار وجنان ومعجزات انبیاء علیھم افضل الصلوۃ والسلام سے ان معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق صلوات اللہ وسلامہ علیہ متواتر ہیں انکار کرنا اور اپنی

تاویلات توہمات عاطلہ کو لے مرنا ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انہیں کفر سے بچائیں گے نہ محبت اسلام و ہمدردی قوم کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے۔ قاتلهم الله انی یوفکون (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں) اور لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں۔ منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات وتقمیم تقریبات کرتے لے چلئے تو انجام کار اس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے جیسے روافض کا خلافتِ حقہ راشدہ خلیفہ رسول علیہ صلی اللہ حضرت جناب صدیق اکبر و امیر المومنین حضرت جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکار کرنا کہ تضلیل جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرف مودی اور وہ قطعاً کفر۔ مگر انہوں نے صراحۃً اس لازم کا اقرار نہ کیا تھا بلکہ اس سے صاف تحاشی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہلبیت عظام وغیرہم چند اکابر کرام علی مولاھم وعلیہم الصلوۃ والسلام کو زبانی دعووں سے اپنا پیشوا بناتے اور خلافت صدیقی و فاروقی پر ان کے توافق باطنی سے انکار رکھتے ہیں اس قسم کے کفر میں علماء اہلسنت مختلف ہوئے جنہوں نے مآل ولازم سخن کی نظر کی حکم کفر فرمایا اور تحقیق یہ ہے کہ کفر نہیں بدعت و بدمذہبی و ضلالت و گمراہی ہے۔ العیاذ باللہ رب العلمین۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۱، ۴۳۲)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ لکھتے ہیں۔ اقوال کفر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جسمیں کسی معنی صحیح کا بھی احتمال ہو۔ دوسرے وہ کہ اس میں کوئی ایسے معنی نہیں بنتے جو قائل کو کفر سے بچادے۔ اس میں اول کو لزوم کفر کہا جاتا ہے اور قسم دوم کو التزام کفر۔ التزام کفر کی صورت میں میں فقہا کرام نے حکم کفر دیا مگر متکلمین اس سے سکوت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں جب تک التزام کی صورت نہ ہو قائل کو کافر کہنے سے سکوت کیا جائیگا

اوراحوط یہی مذہب متکلمین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی امجدیہ جلد دوم، حصہ چہارم صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

علامہ امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے بھی الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ میں لزوم والتزام کی وضاحت فرمائی ہے۔

اب علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ کی کتب مثلاً تحقیق الفتوی اور امتناع النظیر کی عبارات کو بغور دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ علامہ نے دھلوی کی تکفیر کلامی نہیں بلکہ فقہی کی ہے اور دھلوی کی عبارات سے لزوم کفر ثابت کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ تحقیق الفتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں "این قائل کہ شفاعت محبت در بارگاہِ کبریاء از آنحضرت یا حضرات انبیاء علیہم السلام واولیاء می کند از دو حال خالی نیست یا اعتقاد دارد کہ ______ او سبحانہ وآنحضرت یا حضراتِ دیگر انبیاء واولیاء محبت نیست ______ ایں خود کفر صریح است۔ یا محبت را از اسباب قبول شفاعت نمی داند ______ ایں ہم بانکارِ نصوص صریحہ واحادیث صحیحہ می کشید۔

ترجمہ : یہ قائل جو بارگاہِ الٰہی میں حضرات انبیاء و حضور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام کے لیے شفاعتِ محبت نہیں مانتا وہ حال سے خالی نہیں یا تو اس کا عقیدہ ہے کہ ______ اللہ تعالیٰ کو ان حضرات سے محبت ہی نہیں ______ یہ خود صریح کفر ہے ______ یا محبت کو قبول شفاعت کا سبب نہیں مانتا ______ یہ عقیدہ بھی نصوصِ صریحہ اور احادیث صحیحہ کے انکار تک لے جاتا ہے۔ (تحقیق الفتویٰ اردو ۱۳۹ فارسی ۲۳۴ مکتبہ قادریہ لاہور)

مزید فرماتے ہیں

پس ایں کلام مسوق است برائے نفی آثار محبوبیت کہ مستلزم نفی محبوبیت است

(تحقیق الفتویٰ ص ۳۹۱)

ترجمہ : اس کلام سے محبوبیت کے آثار کی نفی مقصود ہے جس سے محبوبیت کی نفی لازم ہے۔ (تحقیق الفتویٰ اردو ص ۲۰۱)

صفحہ ۳۷۷، ۳۷۸ پر فرماتے ہیں

بر مضمون کلام وحاصل مرام او اثرے مترتب می شود کہ باستخفاف و بے اعتنائی می کشد اعتقاد بہ مفاد ایں کلامِ ناتمام مجوزِ ارتکاب بے ادبی ہا و بے اعتنائی ہا است

ترجمہ : اس کے مضمون کلام وحاصل مقصود پر ایک اثر مترتب ہو رہا ہے جو بے اعتنائی واستخفاف شان کی طرف مودی ومفضی ہے۔ اس کلام ناتمام کے معنی پر اعتقاد بے ادبیوں اور بے اعتنائیوں کا راستہ کھول دے گا۔ (تحقیق الفتوی ۱۸۶)

امتناع النظیر میں فرماتے ہیں۔

باید دانست کہ ازیں قائل تا ایں مقام چند موجبات کفر او سرزد شدہ اند۔ اگر ایں قائل بعد متنبہ شدن براں موجبات کفر باعلان تمام توبہ نصوح نماید در دین اسلام باز در آید

(امتناع النظیر ص ۲۵۸)

جاننا چاہیے کہ اس قائل سے شروع کتاب سے یہاں تک چند امور اُس کے کفر کے سرزد ہوئے ہیں اگر یہ قائل ان موجباتِ کفر پر متنبہ ہو کر باعلان تمام سچی توبہ کرے تو دین اسلام میں واپس آجائے گا۔

مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ کے

نزدیک بھی دہلوی کا کفر التزامی نہیں بلکہ لزومی تھا۔

اور اعلحضرت عظیم البرکت نے بھی دھلوی کے لزوم کفر کو تسلیم کیا ہے۔اپنی کتاب الکوکبۃ الشھابیہ میں جوکہ کفر فقہی میں لکھی گئی ہے فرماتے ہیں۔

بلاشبہ وھابیہ مذکورین اور اُن کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم ۔۔۔۔۔بلاشبہ جماسیر فقہا کرام کی تصریحات واضح پر یہ سب کے سب مرتد کافر۔

(کوکبۃ شھابیہ ص ۱۰-۶۲)

اب چونکہ لزوم کفر کی صورت میں تکفیر اختلافی ہے۔جمہور فقہا تکفیر کے قائل اور متکلمین لزوم پر کف لسان فرماتے ہیں مسئلہ تکفیر میں متکلمین کا مذہب چونکہ احتیاط والا ہے اس لیے امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے محتاط مذھب اختیار کر کے دھلوی کی تکفیر سے کف لسان فرمایا اور اس کو مثل یزید کے قرار دیا جس کی تکفیر اختلافی ہے۔جیسا کہ مسایرہ میں امام ابن ھمام علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

واختلف فی اکفار یزید فقیل نعم و قیل لا اذلم یثبت لناعنه تلک الاسباب الموجبة وحقیقة الامر التوقف فیه ورجع امره الی الله سبحانه

یزید کی تکفیر میں اختلاف ہے بعض نے اسے کافر کہا۔بعض نے کہا کافر نہیں کیونکہ وہ موجب کفر اسباب یزید کی نسبت ہمیں پایہ ثبوت کو نہ پہنچے اور حقیقت حال یہ ہے کہ اس کے بارے میں توقف ہو اور اس کا معاملہ اللہ سبحانہ تعالیٰ پر چھوڑا جائے۔

(مسایرہ مع شرح مسامرہ ص ۳۷۳)

لہذا جس طرح مرزا قادیانی کو یزید پر قیاس کر کے اس کو کفر سے نہیں بچایا جا سکتا ویسے ہی قاسم نانوتوی اور دیوبندیوں کے دوسرے اقانیم ثلاثہ کو اسماعیل دھلوی پر قیاس کر کے

کفر سے نہیں بچایا جا سکتا۔

کیونکہ یزید اور دھلوی کا کفر اختلافی ہے کلام وتکلم ومتکلم کسی میں کفر کا تحقق نہ ہونے اور التزام کفر نہ پائے جانے کی وجہ سے جبکہ مرزا قادیانی اور دیوبندیوں کے اقانیم اربعہ بشمول نانوتوی کا کفر اتفاقی ہے احتمال فی الکلام واحتمال فی التکلم واحتمال فی المتکلم کے نہ پائے جانے اور التزام کفر کے پائے جانے کی وجہ سے۔لہذا یہ مغالطہ بھی جسٹس کرم شاہ کو حسام الحرمین کے فتاوی سے نہیں بچا سکے گا۔

دھلوی وتقویۃ الایمان اعلیٰ حضرت کی نظر میں		نانوتوی اور تحذیر االناس جسٹس کرم شاہ کی نظر میں	
۱	سوال : زید اسماعیل دھلوی کو حضرت مولنا مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید لکھتا ہے۔ جواب :صورت مذکورہ میں زید گمراہ، بددین، نجدی اسماعیلی اور بحکم فقہائے کرام اس پر حکم کفر لازم (فتاوی رضویہ جلد ۲۹، ص ۲۲۵)	۱	حضرت مولنا نانوتوی جن کو فرط عقیدت ومحبت سے قاسم العلوم والخیرات کے عظیم لقب سے تقریروں اور تحریروں میں یاد کیا جاتا ہے۔ (تحذیر الناس میری نظر میں)
۲	(تقویۃ الایمان) یہ ناپاک کتاب سخت ضلالت وبے دینی ہے اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہے اس کا پڑھنا زنا اور شراب خوری سے بدتر حرام ہے کہ ان سے ایمان جاتا ہی نہیں بلکہ یہ ایمان زائل کرنے والی ہے۔ والعیاذ باللہ۔۔ وہ مردود کتاب تقویۃ الایمان نہیں بلکہ تفویۃ الایمان	۲	مولنا کی اس تالیف کا مطالعہ کرتے ہوئے جب بھی دلائل سامنے آتے ہیں جس نے مولنا نے حضور ﷺ کی عظمت شان اور رفعت مقام کو ثابت کیا ہے تو ہر مومن کا دل فرحت وانبساط سے لبریز ہو جاتا ہے۔ (تحذیر الناس میری نظر میں ص ۳۳)

ہے یعنی ایمان فوت کرنے والی۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۵، ص ۱۶۵)	
۳ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے دھلوی کی عبارات کو کفر کہا۔ دھلوی کے ستر سے زائد کفر گنوائے، اسے فقہی کافر قرار دیا، اسے مثل یزید کہا، ضال مضل کہا، صرف التزام کفر نہ ہونے کی وجہ سے تکفیر کلامی نہ کی۔	۳ جسٹس کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں میں نے اس کتاب کو متعدد بار غور تامل سے پڑھا۔ ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔

اپنی تقریر کے آخر میں شوکت سیالوی صاحب نے اپنا ایک خواب بھی بیان کیا کہ جس میں جسٹس کرم شاہ کا ام المومنین سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دائیں جانب ایک جیسی کرسی پر تشریف فرما ہونا بیان کیا اور اس خواب کو اپنے شرح صدر کا ذریعہ قرار دیا۔

اس پر بندہ کوئی لمبی گفتگو تو نہیں کرے گا ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر خوابوں کے ذریعے ہی شرح صدر حاصل ہونے کی مثالیں دیکھنی ہوں تو تھانوی، گنگوہی اور مرزا قادیانی کی کتابوں میں بکثرت مثالیں ملیں گی۔ جن کو وہ اپنے شرح صدر کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ پھر شرح صدر کے سلسلے میں مرزا قادیانی، قاسم نانوتوی، تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی کے خوابوں کو رد کرنے کی کیا وجہ ہے۔ **فما جوابکم فھو جوابنا**

آخر میں شوکت سیالوی صاحب سے گزارش ہے کہ اگر میرے اس مضمون کا جواب لکھنا چاہیں تو جواب لکھنے سے پہلے اپنے مسلمات کو ضرور بیان کریں اور بتائیں کہ کیا:

(۱) آپ حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ میں دیئے گئے فتاویٰ کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟

(۲) مرزا قادیانی کی تکفیر سے کف لسان کرنے والے شخص کے بارے میں آپ کی

کیا رائے ہے؟

(۳) قاسم نانوتوی کے علاوہ دوسرے دیوبندی اقانیم ثلاثہ کو آپ کیا سمجھتے ہیں اور جو اطلاع کے باوجود بھی ان کے کفر میں شک کرے اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

(۴) من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کا اجماعی واتفاقی حکم منکر ضروریات دین کے متعلق ہے کیا آپ اسے تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟

تاکہ آپ کے مسلمات کی روشنی میں جواب دیا جائے۔

وما توفیقی الا باللہ